تھے کہ میرا مرید کبھی بھی پریشان حال نہ ہوگا۔ بشرطیکہ وہ شریعت کی پاسداری کرے اور مرشد کے ساتھ کئے ہوئے عہدِ بیعت سے منحرف نہ ہونے پائے۔ یہ نہیں کہ پیر سے بیعت کرلی اور بس!

اصل مریدی یہ ہے کہ مرشد کے احکام کی پیروی کی جائے اور ادب کے پہلو کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

حضرت صاحبؒ اپنے مریدوں کو اکثر فرماتے کہ "جس نے میرے گنج بخشؒ کے سلسلۂ نوشاہیہ کو اپنایا اور دل و جان سے اللہ جلّ جلالہٗ اور اُس کے پاک رسُول ﷺ کا ہو گیا اُس کے گھر ہَوائی چیزوں (جِنّات وغیرہ) کا بسیرا نہ ہوگا۔ اور نہ ہی یہ چیزیں اُن کو نقصان پہنچائیں گی۔ کئی جِنّات آپ کے مریدوں میں سے تھے۔ کئی ایک جن صُورتِ انسانی میں آپ کے پاس اکتسابِ فیض کے لیے موجود رہے۔ طب اور دُوسرے علوم حاصل کیے۔ کسی مرید کو آسیبی پریشانی لاحق ہو تو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ اُس کی پریشانی کو دور فرما دیتا ہے۔ ہمیں ہر دم اپنی توجہ ذاتِ الٰہی کی طرف مبذول رکھنی چاہیئے اور آقائے دو جہاں ﷺ کا غلام بن کر رہنا چاہیئے اور خود کو پیر و مرشد کے حضور حاضری کے لیے وقف رکھنا چاہیئے۔ اور دامے درمے قدمے سخنے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے تبھی ہماری زندگی کی مشکلات میں کمی آسکتی ہے۔ کیونکہ درویش لوگ دعا کرتے رہتے ہیں اور درویشوں کی دعائیں ، قبولیت سے خالی نہیں ہوتیں۔

طویل علالت کے بعد آپ 19۔اپریل 1972ء کو خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی جدائی سے غم کا اندھیرا چھا گیا۔

Marfat.com

فیشن کی دنیا میں انقلاب

ہر قسم کے خوبصورت اور مختلف ڈیزائنوں کے خوشنماء
زیورات بنوانے کے لیے

ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

واپسی کاٹ کے بغیر

ساجد جیولرز ☆ صدر بازار ☆ اوکاڑہ

Ph. 0442 - 524273

Marfat.com

نذرِ عقیدت

کیواں مرتبت ، نیرِ بُرجِ سعادت ، ہادیٔ گم گشتگان، امامِ عاشقاں
قدوۃ السالکین ، زبدۃ العارفین حضرت میاں نیکؔ محمد صاحب قادری نوشاہی بچیاریؒ
ابوکلیم سیّد محمد افضل طورؔ نوشاہی (مرحوم)

مالکانِ راہِ عرفاں کے امیرِ نامور
زاہدانِ پاکبازانِ جہاں کے راہبر
حق شعار و حق شناس و حق پرست و حق نگر
حق بیان و حق زباں و حق کلام و حق خبر
نیک بین و نیک دان و نیک پُور و نیک دل
نیک نام و نیک خُو و نیک فال و نیک فر
خوش ضمیر و خوش خمیر و خوش خرام و خوش مزاج
خوش خصال و خوش جمال و خوش خیال و خوش سیر
زاہدِ شب زندہ دار و عابدِ پرہیز گار
واقفِ راہِ طریقت، معرفت کے رہ بہ

Marfat.com

پیکرِ عشقِ نبیؐ و حاملِ خُلقِ علی ؓ

صاحبِ ایمان و نورِ معرفت سے بہرہ ور
گنجِ حکمت کا خزینہ اُن کا قلبِ مُستنیر
گنجِ عزّت کا دفینہ، اُن کی چشمِ پُر اثر
صاف ظاہر، صاف باطن، صاف گو، صافی خیال
پاک نگہ و پاکباز اور پاک، پاکیزہ نظر
آفتابِ علم و حکمت، اخترِ بُرجِ شرف
نیّرِ چرخِ ولایت، وارثِ فن و ہنر
آبدار و تابدار اور شاندار و کامگار
ہم سے چھینا موت نے وہ گوہر عالی قدر
ہوگئی تاریک دنیائے دلِ نصرت عزیز
کائناتِ علم و حکمت ہوگئی تاریک تر
وہ نہیں مرحوم زندہ ہیں وہ ازرُوئے کتاب
یہ تو ہے نقلِ مکانی کے لیئے گویا سفر
وہ رہے لیکن زمانے میں نرالی شان سے
وہ جیئے لیکن زمانے میں باندازِ دگر
بے شمار و بے حساب و بے قیاس و بے عدد
ان کی تربت پر نازل رحمتِ خیرالبشرؐ
خاتمہ بالخیر ہو اِس خادم درگاہ کا
طور پر ہو یا الٰہی ! ایک بخشش کی نظر

نیرِّ بُرجِ سعادت

جناب حکیم محمد رفیق نازؔ نوشاہی شرقپور شریف

رہبرِ شریعت، شہبازِ طریقت، کاشفِ اسرارِ شریعت و طریقت، واقفِ انوارِ حقیقت و معرفت، آفتابِ مطلعِ ارشاد، ماہتابِ افقِ اوراد، سراجِ محفلِ صلحاء، چراغِ بزمِ رضا، مظہرِ اسرارِ الٰہیہ، موردِ فیضِ سبحانی، مصدرِ برکاتِ رحمانی طبیبِ روحانی و جسمانی شفاءُ المِلّت حضرت میاں نیک محمد نوشاہی صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کی ذاتِ بابرکات کی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

رُوحانی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو شرقپور شریف مدینۃ الاولیاء ہے اطرافِ شہر میں مختلف سلسلہ ہائے طریقت کی مشہور و معروف ہستیوں کے مزارِ پُر انوار ہیں۔ جبکہ وسطِ شہر میں ایک عظیمُ الشّان ہستی آسُودۂ خاک ہے جس سے میری مراد جناب حضرت شاہ محمد مراد نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ ہے جن کے دم قدم سے شرق پور شریف میں سلسلۂ نوشاہیّہ کی آبیاری ہوئی۔ بلکہ اُن کی آمد مسعود سے شرقپور اسلام کا گہوارہ بنا۔ اُن کے روحانی فیوض و برکات اور دینِ اسلام کی خدمات کی بدولت یہ مذہبی شہر قرار پایا۔ اسی مذہبی پختگی اور صوفیانہ ماحول کی وجہ سے 1884ء میں حضرت میاں روشن دین کے ہاں ایک عظیم نُورِ نظر

Marfat.com

نے جنم لیا۔ پدرِ بزرگوار نے آپ کا نام نیک محمدؒ رکھا۔ آپ کی پیدائش سے خاندان بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

حضرت میاں نیک محمد صاحب کے شب و روز اپنے جدِّ امجد حضرت میاں نظام مصطفیٰؒ اور والد ماجد علیہ الرحمتہ کے سایۂ روحانیت میں گزرنے لگے۔ آپ کا بچپن نورانی ہاتھوں میں گزرا۔ ابتدائی تعلیم گھر کے ایمان افروز ماحول میں ہوئی۔

ایک ایسا ماحول جہاں ہر وقت نعرۂ ذکر بلند ہوتا رہتا تھا۔ پیہم سجدہ ریزیاں تھیں۔ اور ہر وقت صدائے لَآ اِلٰہَ گونجتی رہتی تھی۔

ابتدائی قرآنی اور دینی تعلیم کے بعد درسی نصاب کی پڑھائی شروع ہوئی اور نو سال کی عمر تک یہ مراحل طے ہو گئے پھر سکول کی طرف رُخ کیا اور 1900ء میں اپنے پرائمری کی سند حاصل کی۔

آپ کے علم و فضل کا احاطہ کرنا محال ہے۔ آپ ہمہ گیر شخصیت تھے اگر آپ کو بطور عالمِ دین دیکھیں تو باکمال نظر آتے ہیں۔

اگر عامل کی حیثیت سے دیکھیں تو عاملِ کامل بلکہ اکملُ الکاملین کا درجہ رکھتے ہیں۔ صاحبِ ہنر کی حیثیت سے دیکھیں تو فن و ہنر میں درجۂ کمال کو پہنچے نظر آتے ہیں۔ فن کتاب و طبابت اور خطابت میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ طب کے اسرار و رموز اس بلاغت سے بیان کرتے کہ بڑے سے بڑا طبیب انگشت بدنداں رہ جاتا۔ نباض ایسے کہ کوئی طبیب آپ کے مقابل نہ تھا۔

آپ کے علم و فن کی داستانیں آج تک عوام النّاس کی زبان پر عام ہیں۔ اطرافِ عالم سے رُوحانی اور جسمانی بیماروں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ کئی ایسے ناخواندہ آئے جو آپکی نگاہ فیض سے علمِ لدُنّی پا گئے۔ کئی بے جہت ایسے آئے جو ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے۔ راقم الحروف میٹرک کا امتحان 1979ء میں دے کر فارغ ہوا تو حاجی محمد رمضان صاحب مرحوم کے میرے ابّا جی سے دوستانہ

Marfat.com

مراسم تھے۔ کہنے لگے کہ فقیر محمد اگر تو چاہے تو میں تیرے بیٹے کو حضرت میاں نیک محمد صاحب کے پاس خوشخطی سیکھنے کے لیے چھوڑ آؤں۔ والدِ گرامی نے مجھے میاں صاحبؒ کے حضور بغرضِ تعلیم حاجی محمد رمضان صاحب کے ساتھ بھیج دیا۔ میں حاجی صاحب کے ساتھ حضرت صاحب کے ہاں حاضر ہوا۔ حاجی صاحب نے صاحبزادہ حضرت میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب سے بات کی۔ اور مجھے اُن کی شاگردی میں دے دیا۔ وہ کتنا مبارک دن تھا جو آج تک مجھے اِس آستانِ عالی سے وابستہ کیئے ہوئے ہے۔

میرے شب و روز اُسی دن سے لیکر 8۔اگست 1971ء تک اسی بیٹھک میں گزرنے لگے۔ جس جگہ آج حضرت میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب اپنے مطب کو رونق بخشے ہوئے ہیں اسی جگہ حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ رونق افروز ہوتے تھے۔ معمول تھا کہ آپ تہجد کے وقت اٹھتے۔ نوافل پڑھتے کہ اذانِ فجر ہو جاتی نماز ادا فرماتے۔ پھر تلاوتِ قرآن مجید کے بعد اورادِ ماثورہ جاری رہتے۔ فارغ ہوتے ہی نیچے مطب میں تشریف لے آتے پھر ظہر کی اذان ہوتے ہی مسجد حضرت ہرلی شاہ صاحبؒ میں چلے جاتے۔ آپ کا کوئی عمل شریعتِ مطہرہ کے خلاف نہ تھا۔ اپنے بزرگوں کی ارواحِ مقدسہ کو ایصالِ ثواب کرتے۔ لباس میں سادگی طبیعت میں عمدگی گفتگو میں متانت سنجیدگی وقت کی پابندی ہوتی تھی آپ کے فقیرانہ رعب و جلال سے شاہانہ طمطراق نمایاں تھا۔ سینے میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر موجزن تھا کہ رات کا زیادہ تر حصہ درود شریف پڑھنے میں بھیگی بھیگی پلکیں آنکھیں جمالِ محبوب کی یاد تازہ رکھتیں۔ محفلِ سماع میں وجد حالت طاری ہوتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ گویا رحمت جلو میں محبوب اپنے محب کو جامِ وصل پلانے آرہا ہے۔

سبحان اللہ! کیا شانِ محبوبی تھی۔

Marfat.com

1- انہی دنوں کی بات ہے کہ جناب مولانا عبدالحمید صاحب مرزا پوری (خطیب امام مسجد مرزا پور) حضرت صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ کے سامنے مؤدّبانہ کھڑے ہو گئے۔ اچانک حضرت صاحبؒ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا عبدالحمید بیٹھ جاؤ۔ مولانا صاحب نے حضور سے مصافحہ فرمایا اور دوزانو بیٹھ گئے اور بار بار ہاتھ کھجانے لگے۔ حضرت صاحبؒ نے دیکھا تو رک گئے۔ اچانک حضورؒ نے فرمایا عبدالحمید اب کیوں شرم کرتا ہے۔ اُس وقت کرنا تھی جب تانبہ کا کچا کشتہ استعمال کیا تھا۔ یہ اس تانبے کا کوڑھ ہے آنکھیں نہیں تھیں دیکھ لیتا۔ عبدالحمید حضور شرمندہ ہوں۔ بہت علاج کیا ہے مگر آرام نہیں آتا۔ آپ نے انہیں ایک بوٹی استعمال کرنے کی ترکیب ارشاد فرمائی جس سے اُن کا روگ جاتا رہا اور جسم کُندن بن گیا۔

چند دنوں کے بعد مولانا صاحب حاضرِ خدمت ہوئے ہاتھ بالکل صاف تھے چہرے پر سُرخی دوڑ رہی تھی جذام کا نام ونشان تک نہ تھا۔

2- موسم سرما کے دن تھے۔کہ ایک عورت بغرضِ علاج مطب میں آئی۔ تو حضرت صاحب نے اپنے ایک مرید کا نام لیکر اس کے احوال دریافت کیے۔تو بی بی نے شرمندہ ہوکر دبی زبان سے فرمایا۔تمہارا مرید تو بیبیوں سے بھی بدتر ہے اسکی بیوی طلاق لینے پر اصرار کر رہی ہے۔ حضرت صاحبؒ کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور فرمانے لگے" اس بھیڑی دے نوں کہو میں حضرت صاحبؒ بُلاندے نیں" مریضہ دوائی لے کر چلی گئی۔ مگر مجھے یقین تھا کہ وہ مرید کب آئے گا۔ اور حضرت صاحبؒ اس کا کیا علاج کریں گے۔ کہ تیسرے دن ایک خوب رو نوجوان داخل مطب ہوا تو حضرت صاحبؒ نے فرمایا بھیڑی دیا آ گیا ایں۔ مگر نوجوان خاموش تھا۔آپ نے فرمایا فکر نہ کر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ نے اُسے استعمال کرنے کے لیے چند دن کی دوا عطا کر دی۔ پھر کیا تھا۔ اُس کی زندگی میں بہار آ گئی اور

Marfat.com

ازدواجی غم جاتا رہا۔

میرے والد بزرگوار کی بینائی کمزور ہوگئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں بُنائی کا کام نہیں کر سکتا۔ دھاگے دکھائی نہیں دیتے۔ والد صاحب کو میں حضرت صاحبؒ کے پاس لایا آپ نے انہیں سُرمہ اور ایک معجون استعمال کرنے کا حکم دیا۔ چند دن کے استعمال کے بعد میرے والد کو پہلے سے بھی بہتر دکھائی دینے لگا اور وہ دوبارہ اپنا کام کرنے لگے۔

آپ پکّے نمازی، پابندِ صوم صلوٰۃ، راست گو، پاکباز، پاک باطن، خوش خلق، خوش طبع، مہمان نواز اور وضع دار انسان تھے۔ اصولوں کی پاسداری آپ کا طُرّۂ امتیاز تھا۔ خلیق و شفیق اتنے تھے کہ بعض اوقات قیمتی سے قیمتی ادویات بلا معاوضہ عنایت فرما دیتے۔ غربا، مساکین تو اکثر آپ کی فیاضی سے مستفید ہوتے۔ رہتے اور دعائیں دیتے۔ بیرونی مقامات سے آنیوالے مریضوں کی میزبانی کا حق ادا کرتے۔ عام مہمانوں کے لیے دسترخوان ہر وقت بچھا رہتا۔

فتوح یا نذرانہ کی صورت میں آئی ہوئی نیاز اکثر مطب میں بیٹھے ہوئے مریضوں اور عقیدت مندوں میں تقسیم کر دیتے۔

آپ کی نظر کبھی بھی مرید کے نذرانہ پر نہ تھی۔ اور نہ ہی بطور طبیب آپ نے مال و دولت کو اپنا طرہ امتیاز بنایا۔ آپ نے طب اور فقیری کے امتزاج سے نئی طرز خدمت کی طرح ڈالی۔

عجز و انکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھ کر خوشی محسوس کرتے اور فرماتے ان کو فقیر کے مقام کا پتہ نہیں۔ کہ لفظ فقیر کا مفہوم کیا ہے اگر کسی پر یہ راز ظاہر ہو جائے تو امیر بننے کی بجائے ہر آدمی فقیر کہلائے۔ یہ بھی فرماتے تھے کہ امیر اور فقیر میں بڑا فرق ہے۔ امیر حضرات اپنی وضعداری رکھتے ہیں، جبکہ فقیر بوریا نشینی پر فرحت محسوس کرتا ہے۔

Marfat.com

آپ کی علم دوستی کا یہ واضح ثبوت ہے آپ سعادت حج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ایک صندوق مذہبی ونایاب طبّی کُتب کا ساتھ لائے۔ ایک اندازہ کے مطابق آپکی لائبریری میں تقریبا دس ہزار سے زائد مذہبی اور نادر طبّی کتب کا ذخیرہ موجود ہے۔ جس میں قلمی مسوّدات ،اعمال و اذکار، درُود وظائف اور احادیث کی کتابیں شامل ہیں۔

عشقِ رسُول اکرم حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کا یہ عالم تھا کہ ایک روز مطب میں تشریف فرما تھے۔ کہ زیارت حرمین شریفین کا تذکرہ شروع ہوا۔ آپ فرمانے لگے ۔ مَیں جب مدینہ شریف میں تھا۔ اور مجھے جس کسی سے یہ پتہ چلتا کہ مدینہ شریف کے فلاں گھر میں آقائے دو عالم فخر دو جہاں کا کوئی تبرک موجود ہے تو زیارت کے لیے باوضو اور درود شریف کا وِرد کرتا جاتا ۔ چاہے کتنا ہی سفر کرنا پڑتا۔ فرماتے کہ مَیں نے مدینہ شریف میں بہت سے تبرکات کی زیارت کی تھی جو غالبا سارے حاجی حضرات نہیں کر پاتے۔

آہ! منبع ِولایت، سر چشمۂ ہدایت، مرکزِ رشد و ہدایت مجسّمۂ حیاء، اسم با مسمّٰی سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ کے مینارۂ نُور حضرت میاں نیک محمد رحمتہ اللہ علیہ 19۔ اپریل 1972 ،کو ہمیں داغ ِمفارقت دے گئے۔

ع۔ رُوئے گُل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

Marfat.com

منقبت

حضرت میاں نیک محمد صاحب نوشاہی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

مولانا احمد قائد شرقپوری

نیک صُورت، نیک سیرت، نیک خصلت، نیک نام
میاں حضرت نیک نوشاہیؒ طریقت کے امام
اُن کی صُورت دیکھ کر آتی رہی یادِ خدا
خود خدا کی یاد میں وہ غرق تھے تھے مدام
وجد میں آتے تھے سن کر آپ نام مصطفیٰؐ
دیکھتے تھے دیدۂ دل سے رخ خیر الانامؐ
منفرد نباض رُوحانی و جسمانی طبیب
منکشف تھے جملہ رُوح و جسم کے ان پر مقام
اہلِ حق کے واسطے وہ تھے نسیمِ جانفزاء
اور باطل کے لئے تھے آپ تیغِ بے نیام

Marfat.com

Marfat.com

پیرِ عرفاں، شیخ کامل، مُرشدِ روشن ضمیر

تحریر۔ مولانا فلک شیر نوشاہی (عیسن)

آپ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے رنگ (صبغتُہ اللہ) میں رنگے ہوئے تھے۔ سراپا شفقت ومحبت تھے۔ سیرت وصُورت میں آپ سُنّتِ نبویؐ کا کامل نمونہ تھے۔ ساری زندگی دین حق کی خدمت اور اشاعت میں بسر کی۔ کبھی ایسا کام نہ کیا جو شریعت کے خلاف ہوتا۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا اور گفتگو کرنا اسوۂ صحابہؓ کے عین مطابق رہتا تھا۔ عجز وانکساری عادت تھی اور فخر وریا آپ کے نزدیک بہت بڑا عیب اور گناہ تھا۔ آپ نے اپنے دل میں کبھی دنیا کی محبت کو غالب نہ ہونے دیا۔

اِنسانیت کی خدمت آپ کے نزدیک عبادت کا درجہ رکھتی تھی۔ آپ کے دروازے پر علم وعرفان اور حکمت کے موتی حاصل کرنے والوں کا ہمیشہ ہجوم رہتا تھا۔ آپ کے قریب والوں کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی آپ کی زبان سے سوائے ذکر اور اچھی باتوں کے کوئی غیر کلمہ نکلتے نہیں سنا۔ قرآن مجید کی آیات اورادووظائف وردلب رہتی تھیں۔ اکثر یہ شعر آپ کی زبان سے سنا جاتا تھا۔

مائیم پُر گناہ تو دریائے رحمتی
جائے کہ فضلِ تُست چہ باشد گناہِ ما

Marfat.com

ترجمہ:۔ یا الٰہی ہم گناہوں سے بھرے ہوئے ہیں اور تیری ذات رحمت کا دریا ہے۔ جہاں تیرا فضل برستا ہو وہاں ہمارے گناہ کہاں رہ جاتے ہیں۔

آپ خواہ کتنی ہی جسمانی تھکاوٹ میں کیوں نہ ہوتی ۔ رات بھر اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے اور نمازِ تہجد کبھی قضا نہ ہونے دیتے۔ سارا دن ذکر وفکر اور استغراق کی حالت میں رہتے۔ قرآنِ پاک کی تلاوت اس اَدا سے فرماتے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے اور وجود پر مستی اور رقّت طاری رہتی۔ حضور رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے اتنا عشق تھا کہ نعتِ نبیؐ سُنتے ہی وارفتہ ہو جاتے۔

رُوحانی مریضوں کے علاوہ جسمانی روگ رکھنے والے ہزاروں انسانوں نے آپ کی مسیحا نفسی سے شفا پائی۔ مریضوں کو مفت مشورہ دیتے اور نہایت ہی کم قیمتوں پر دوائیں مہیا فرماتے تھے۔ غریب اور تنگدست مریضوں کو اپنی گرہ سے دوائیں عنائیت فرماتے۔ بلکہ مناسب غذا بھی خود دینے جاتے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں اور کئی چشم دید گواہ ابھی زندہ ہیں۔

شہرت اور تفاخر سے سخت نفرت فرماتے تھے۔ آپ کی طبیعت، لباس اور خوراک بیحد سادہ تھی۔ سادگی میں ہی عمر گزار دی۔ اپنے نام کے ساتھ کوئی لقب یا اپنی شخصیت کے تعارف کے سلسلے میں تعریفی باتیں مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں حج کا فریضہ ادا کیا۔ لیکن اپنے نام سے پہلے حاجی کا لفظ لکھنا یا کہلوانا کبھی پسند نہیں کیا۔ حضور ﷺ کی غلامی میں رہنا آپ کے نزدیک اصل زندگی تھی درود شریف ہر وقت پڑھتے رہتے تھے۔ لوگوں میں بیٹھے حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کرتے رہتے تھے۔ کلمہ حق سنتے تھے اور کلمہ حق ہی کہتے تھے۔ یہ ادائیں تھیں میرے رہبر طریقت کی جن کا مبارک نام میاں نیک محمد صاحب نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ ہے۔

Marfat.com

شانِ ولائیت

جناب اسیرؔ سوہلوی نقشبندی

عقیدت دے پھل حضرت الحاج میاں نیک محمد صاحب قادری نوشاہی
شرقپوری قدس سرہ العزیز دی بارگاہ عالیہ وچہ

گل کرن دا کدوں وقوف ہیسی ولیاں دَل دَسیا مناجات دا اے
سِکھیا ایہناں دے کولوں خدا دی سَونہہ جو ادب محمدؐ دی نعت دا اے

❁

لُکی چھُپی نہیں ایہناں توں گل کوئی ولی راز جانے کائنات دا اے
ہتھ ایہناں دے ہتھاں دیوچہ دیئے ایہو دوستو راہ نجات دا اے

❁

مشکل بنے تے غوثؒ دا نام لئے مسئلہ حل ہُندا مشکلات دا اے
نوشہ پاکؒ دی جد ھے تے نظر پئے گئی تارا چمکیا اوہدی برات دا اے

❁

میاں نیکؒ محمدؐ دی شان عالی رتبہ بڑا بلند درجات دا اے
نیک بندیاں نیک دا لڑ پھڑیا خوف رہیا نہ کوئی خطرات دا اے

Marfat.com

جتھے نور محمدؐ نے چمک ماری ہویا دور ہنیر ظلمات دا اے
نصرت نال نوازیا رب سچے صلہ ولی دی ایہہ خدمات دا اے

❁

جیہڑے ایہناں دے دامن دے نال لگے ذرا وہناں نہ کسے آفات دا اے
قسمت نال ولی کامل پیر مل دے سودا دوستو ہُندا برات دا اے

❁

ولی راہ سدھے جیہنوں لا دیندے راہ بھُل جاندا خرابات دا اے
دَم دَم دی ولی نوُں خبر ہندی' واقف ولی ہُندا واقعات دا اے

❁

جو چاہن سو کرن ایہہ وچہ دنیا وارث ولی ہُندا کرامات دا اے
دنیادار تے ولی دا فرق ایناں ہُندا فرق جیناں دن تے رات دا اے

❁

درد دل دا ولی عطا کردا لیندا مل نہ ایس سوغات دا اے
ساڈے حال تے ولی نے کرم کیتا لگا اپنا پتہ اوقات دا اے

❁

چشمہ فیض دا سدا ای وگنا ایں فیض سارا ایہہ ولی دی ذات دا اے
صفت ولی دی جدوں اسیر کہے بھاگ جاگ دا قلم دوات دا اے

❁

Marfat.com

منقبت

حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ

محمد رفیق مرزا پوری

میرا نیکؒ محمد پیر اے، سخی کامل مرد فقیر اے
دکھ دور ہوندے دکھیاریاں دے
جاگے بھاگ نصیباں ہاریاں دے
اوہدے بول وچہ ایہہ تاثیر اے
سخی کامل مرد فقیر اے

رکھ سینے نقشہ وحدت دا
نت سبق پڑھایا وحدت دا
ہویا کلمے نال اخیر اے
سخی کامل مرد فقیر اے

دَتی راہ توحید حقیقت دی
کھولی رمز شرع تے طریقت دی۔

Marfat.com

سوہنا نوشہ دی تصویر اے
سخی کامل ، مرد فقیر اے

لکھاں وصف کیہ اپنیاں پیراں دا
اوہناں سوہنیاں بدر منیراں دا
گنہ گار رفیق حقیر اے
میرا نیکؒ محمد پیر اے

Marfat.com

منقبت

حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ نوشاہی شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ

محمد ابراہیم کلیم مرزا پوری

ظاہرا علم شریعت دا جانتا ایں نیواں باطن حقیقت دی سار کتھے
خاندان نوشاہی نال قال میلیں پر لگ جائی کھڑکدی تار کتھے
مرشد نبیؐ دے نال ملا دیندا نبی دیسیا پروردگار کتھے
نال نیکاں دے لگیاں شاعر ابراہیم عاجز گنہ گار کتھے

حضرت نیکؒ محمد سَن نیک بندے واقف کار حدیث قرآن دے سَن
ظاہر وچہ مشہور طبیب ہیسن دارُو دلاں دا کرنا وی جاندے سَن
نوشہ پیرؒ دی نظر منظور ہیسن تے مرید ایسے خاندان دے سَن
ابراہیم کیہ کراں بیان سیرت سخی ہتھ تے مِٹھے زبان دے سَن

بُوہے شوُم توں کسے نے کیہ لیَنا خیر ملدا اے سخی دی تلی وچوں
بھوَر پھُلاّں نوں جاکے سُنگھ دے نیں آوے باسنا بھوَرنوں کلی وچوں
کُتّا کہف اصحاب دا جاندا سی جنت لبھ پیندی بُوہے ولی وچوں
ابراہیم جیؒ آکے خیر منگدے میاں نیکؒ محمد دی گلی وچوں

صحبت نیک دی نیک بنا دیندی کیہ اپنے کیہ بیگانیاں نوں
اتھے کھلا توحید دا میخانہ بِنان پیتیاں چڑھی مستانیاں نوں
جیہدی نیکؒ محمد نے بانہہ پھڑلئی یار چھڈ دانہیں یارانیاں نوں
صدقہ ایہناں دے ناں دا ملی عزت ابراہیم جیؒ مست دیوانیاں نوں

شرقپور دی خوش نصیب دھرتی سوہنے نیکؒ بندے نیکو کار اتھے
دُوروں چل کے وانگ پروانیاں دے خلقت آوَندی اے کرن دیدار اتھے
ساقی مئے توحید دی ونڈ دا اے پین والے وی نیں بیشمار اتھے
جھولی آساں دی لے کے کئی آئے ، ابراہیم ورگے اوگنہار اتھے

حضرت نیکؒ محمد دی کیہ دساں ایہہ تاں کھوٹیوں کھرے بنائی جاندے
بختاں والیو! جھولیاں بھرو آکے نیکی بِناں حساب لُٹائی جاندے
ڈھنگ رب دے مِلن دا دَسدے نیں راہ حق دا سدا وکھائی جاندے
ابراہیم جیؒ آن کے مست ہوگئے بِناں پیتیاں نشہ چڑھائی جاندے

شجرۂ طریقت

سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سچیاریہ مرادیہ

عظیم البرکت، رفیع المرتبت، شفاء الملت، سید العارفین

حضرت میاں **نیک محمد** صاحبؒ

قادری، نوشاہی، شرقپوری قدس سرہٗ العزیز

اَے خدائے ذوالجلال، اَے مالک الحقُّ المبیں
تو ہے مالک تو ہے خالق کوئی تجھ جیسا نہیں

سُن مِری فریاد کو بہرِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
حل کر مشکل مِری بہرِ علیُّ المرتضٰے کرّم اللہ وجہہٗ

واسطہ خواجہ حسن بصریؒ کا مجھ پر رحم کر
شاہ حبیب عجمیؒ کا صدقہ دُکھ الٰہی ختم کر

حضرتِ داؤد طائیؒ کے لیئے دلشاد کر
رنج سے معرُوف کرخیؒ کے لیئے آزاد کر

Marfat.com

فضل کر مجھ پہ خدایا سرّی سقطیؒ کے طفیل
دھو بنیدؒ با صفا کے واسطے عصیاں کا میل
شیخ شبلیؒ، حضرتِ بوالفضلؒ پیرانِ کرام
اور برائے حضرتِ بُو الفرح کر لُطفِ دوام
ابوالحسنؒ کا واسطہ رکھ سرخرُو پروردگار
بہرِ مخزومی سعیدؒ آئے سکُونِ پائیدار
حضرتِ غوثِ معظمؒ شاہِ جیلاںؒ کے لیئے
کر کرم عبدالوہابؒ شیخِ دوراں کے لیئے
حضرتِ بُو نصرؒ اور صُوفی ولیؒ کا واسطہ
یدؒ احمدؒ پیر اولادِ علیؒ کا واسطہ
حضرتِ مسعُود شاہؒ اولیاء کا واسطہ
حضرتِ سیّد علیؒ ماہِ لقاء کا واسطہ
ت شاہ میرمیرانؒ حق نُما کا واسطہ
شمس الدینؒ شیخِ اتقیاء کا واسطہ
اِن بزرگوں کے تصدّق تندرستی دے مجھے
جذبۂ صدق و صفا و حق پرستی دے مجھے
حضرتِ معروف شاہؒ کے واسطے کلفت مٹا
واسطہ شاہِ سلیمانؒ کا گناہوں سے بچا
نوشۂ گنج بخشؒ کا صدقہ دکھا بیتُ الحرم
میری قسمت میں ہو دیدِ روضۂ شاہ اممؐ
حضرتِ سچیارؒ صاحب کی زیارت ہو نصیب
تِ دارین ہو میرے مقدّر کے قریب

Marfat.com

یا الٰہی رحم فرما صدقۂ شاہِ مراد
دولتِ علم وعمل دے، یَا بَصِیْراً بِالْعِبَادِ ہ

حضرت ہرنی شاہؒ کا صدقہ جواں اقبال کر
حضرتِ خوشحالؒ کا صدقہ مجھے خوشحال کر

کر دُعا میاں الٰہی بخشؒ کے صدقے قبول
حشر میں مل جائے مجھ کو ظلِّ دامانِ رسولؐ

حضرتِ شیخ الہدٰے میاں غلام مصطفٰےؒ
میاں روشن دینؒ کا صدقہ مری بگڑی بنا

حضرتِ الحاج میرے پیرومرشد رہنما
پیرِ کامل، ماہِ روشنؒ، نورِ چشمِ اولیاء

ہیں میاں نیکِ محمدؒ تیرے بندے بالیقیں
رحم فرمااِن کے صدقے مجھ پہ ربُّ العالمین

میرے مرشد کا وسیلہ اپنی نصرت کر عطاء
تندرستی، رزق، برکت، علم وحکمت کر عطاء

از طفیلِ چار یارؓ و صدقۂ بارہ امامؓ
بخش مجھ کو آلِ احمدؐ کے لیئے ربُّ الانام

Marfat.com

Marfat.com

طبیبِ جسد و قلب

تحریر: پروفیسر محمود احسن بزمی

سکول کا زمانہ تھا شاید چھٹی یا ساتویں کلاس تھی۔ ہمارے ایک تعلق والے تھے شیخ محبوب الٰہی کھراونہ مرحوم۔ اُن کے گھر کبھی کبھار جانا ہوتا ان کا گھر مین بازار میں ٹاہلی والی مسجد کے بالکل سامنے تھا۔ چنانچہ بازار کے علاوہ ایک راستہ محلہ ہرنی شاہ صاحبؒ سے بھی جاتا اور اگر کبھی میں محلہ ہرنی شاہؒ سے ہوتا ہوا ادھر جاتا تو ایک خوش کن و سحر انگیز منظر نظر آتا گلی مڑنے سے ذرا پہلے ایک بڑے مکان کے بڑے سے کمرے میں ایک بزرگ جو کافی ضعیف العمر نظر آتے خوبصورت سفید داڑھی سادہ سے لباس میں ملبوس عورتوں مردوں کے ہجوم میں گھرے دیوار سے ٹیک لگائے کچھ لکھنے میں مصروف نظر آتے۔ میں جب بھی یہ منظر دیکھتا تو یہ کئی دن تک میری آنکھوں میں ٹھہرا رہتا اس شخصیت نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ جب یہ پتہ چلا کہ یہ شفاء الملت حضرت میاں نیک محمد نوشاہیؒ ہیں تو میں نے پھر بطور خاص ادھر سے گزرتے ہوئے ان کو مصروفِ کار دیکھنے کے لیے کچھ دیر رکنا معمول بنا لیا۔ وقت کا پنچھی پر لگا کر اُڑتا رہا ایک عرصہ بعد ادھر سے گذر ہوا تو وہ فرشتہ صورت شخصیت اپنی نشت پر جلوہ افروز نظر نہ آئی۔ شاید اس

Marfat.com

عالم رنگ و بو اور جہان آب وگل سے کہیں دور تشریف لے جا چکی تھی۔ اب ایک کسک سی رہنے لگی حالانکہ میرا اپنا ان سے کوئی خاص تعلق یا رابطہ استوار نہ ہو سکا تھا مگر ان کے ساحرانہ انداز و اطوار اور متاثر کن شخصیت میرے شعور میں رچ بس چکے تھے۔ ذرا اور وقت گزرا تو پھر اپنے گھر میں اور دیگر اعزا و اقربا کے ہاں ان کا ذکر سننے میں آتا۔ اب اپنی محرومی پر تأسف ہوتا کہ کیسی غم گسار چارہ ساز اور دلنواز ہستی تھی جو اب کبھی دیکھنے میں نہ آئے گی خصوصاً محترم ملک حسن علی جامعی مرحوم و مغفور ان کا ذکر بہت اچھے الفاظ میں کیا کرتے تھے۔ شاید یہی وہ کسک دیرینہ ہے جس نے مجھے آج خامہ فرسائی پر مجبور کیا ہے۔

ہمارے ممدوح جو شفاء الملت حضرت میاں نیک محمد نوشاہیؒ کے نام نامی سے مشہور و معروف اور محترم و محتشم ہیں میاں روشن دین صاحبؒ کے گھر 13۔ اگست 1884ء کو شرقپور شریف کے محلّہ حضرت ہرنی شاہؒ (کچھ عرصہ ہندوؤں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے محلّہ پنڈت راجہ رام جی کہلایا) میں پیدا ہوئے۔ والد محترم انتہائی مستغنی مزاج اور ہمیشہ کیفیت جذب و فکر میں مستغرق رہنے والے تھے۔ دنیاوی معمولات سے بہت کم تعلق رہتا چنانچہ ان چیزوں کا میاں نیک محمد صاحبؒ کی طبیعت پر گہرا اثر ہوا استغنا و بے نیازی، محبت و انکساری اور علم و بردباری مزاج کا خاصہ بن گیا۔ ماحول بھی تھا اور طبعی مناسبت بھی تھی آپ نے بھی معمولات سلسلہ میں دلچسپی لینا شروع کر دی اور اپنے دادا حضور حضرت میاں غلام مصطفیٰؒ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کر لی اور پھر اپنے والد محترم سے کہیں بڑھ کر اس سلسلہ سلوک و محبت کو آگے بڑھایا۔(1)

حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ سرزمین شرقپور کی ایک اور مایہ ناز ہستی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے ہم عصر تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان دونوں ہستیوں کے آپس میں الفت و مودت پر مبنی تعلقات تھے جو زندگی بھر قائم رہے اور

Marfat.com

ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا رہتا، تحائف کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا۔

اللہ اللہ کیسی باکمال ہستیاں تھیں باہمی ارتباط و التفات اور انسانی احترام و اکرام کا نادر المثال نمونہ اپنے قول و فعل سے پیش کیا آجکل ایسا چلن کہاں خصوصا مذہبی حلقوں میں یہ چیز ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ بجائے محبت کے نفرت کے بیج بوئے جاتے ہیں جو دوسروں کے گھروں میں بغض و انتقام کی فصل اگاتے ہیں وہ معاشرہ جو آج سے تھوڑا عرصہ پہلے امن و آشتی میں قابل رشک تھا آج نفرت کا ایسا آلاؤ بن چکا ہے جو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کو ہے۔ کاش ہم ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھ جائیں اپنا اپنا مسلک عزیز رکھتے ہوئے دوسرے مسالک کی نابغہ روزگار ہستیوں کی قدر و منزلت کرنا اپنا شعار بنالیں۔

حضرت شفاء الملت حق پسند اور حق گو بزرگ تھے۔ چھوٹوں سے بہت شفقت فرماتے تھے اور بڑوں کی عزت کرتے تھے۔ انسانوں کے ساتھ یکساں محبت فرماتے تھے۔ آپ کے دل میں کسی کے لیے معمولی سی بھی نفرت نہ تھی۔ جس سے بھی ملتے محبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے۔ علماء کا احترام کرتے اور ہر مسلک کے مشائخہ کی توقیر ملحوظِ خاطر رکھتے۔ کسی مکتب فکر پر تنقید نہیں کرتے تھے۔ نہ ہی کسی کی دل آزاری فرماتے تھے۔ بلکہ اعلیٰ قدر مراتب سب کی دلجوئی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جو لوگ آپ سے ملتے وہ یہی خیال کرتے تھے کہ حضرت صاحب نے ہم پر زیادہ توجہ فرمائی۔ ان خوبیوں کی وجہ سے آپ کی غیر متنازعہ شخصیت خواص و عوام میں ہمیشہ مقبول اور ہر دلعزیز رہی۔ اللہ کرے ایسی خوبیاں آپ کے ہر ایک معتقد اور ارادت کیش کے اندر پیدا ہو جائیں۔

حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ دینِ حق کے علمبردار تھے اور انگریزوں کے اطوار و افعال، رہن سہن، زبان غرض ہر نشانی سے شدید نفرت کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ مسلمانوں کی شناخت ختم کرنا چاہتے ہیں اگرچہ کچھ لوگ اس

Marfat.com

زمانے میں یہ سوچ رکھتے تھے کہ اگر مسلمان انگریزی زبان وعلوم سے نابلد رہے دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جائینگے مگر یہاں تو وہ ہستی تھی جسکا دنیا سے کوئی تعلق نہ اسلئے آپ عمر بھر انگریزی استعمار سے نفرت کی بناپر اپنے مریدوں کو یہی تلقین کرتے رہے کہ وہ اپنا دین ایمان بچا کر رکھیں۔ آپ نے ایک بیاض میں اپنے لخت جگر میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب کے لیے وصیت لکھی ہوئی تھی۔ جس کے الفاظ آج بھی اس سوچ وفکر کی عکاسی کرتے ہیں۔

''نور محمد پسرم کے لیے لازم ہے کہ وہ انگریزی زبان نہ پڑھے، انگریز کا فیشن اختیار نہ کرے، انگریزوں والا لباس نہ پہنے اور انگریزی رہن سہن کے متعلق کتابیں نہ پڑھے، کیونکہِ انگریز اسلام کا دشمن ہے اور نہیں چاہتا کہ مسلمان اپنے دین وایمان کی صحیح حالت پر قائم رہیں۔''(2)

چنانچہ آپ کی یہ سوچ تحریک قیام پاکستان کے دوران کھل کر سامنے آ آپ نے خود جا کر یا اپنے پاس بلوا کر اپنے تمام مریدوں کو تاکید کی وہ ہندوستا سے انگریزوں کو نکالنے کے لیے قائداعظم محمد علی جناحؒ کا بھرپور ساتھ دیں اور ا لیڈروں کی باتیں سنا اور مانا کریں جو اس تحریک کا ہراول دستہ ہیں۔ آپ کے صفت موصوف فرزند ارجمند میاں نور محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں ایک د بازار سے اپنے طور پر تسموں والے بوٹ خرید لایا۔ عنفوان شباب کا دور خوبصورت جوڑا پہن کر وہ بوٹ زیب پا کیے گھر سے باہر نکلا ہی تھا کہ حضر میاں صاحبؒ کی نگاہ پڑ گئی فوراً جلال میں آ گئے پاؤں سے بوٹ اتروا کر ض کروا دیئے کہ انگریز کی نشانی ہے بازار سے دیسی ساخت کا جوتا منگوا کر دیا۔(3) اسی طرح ایک دفعہ کوٹ رادھا کشن سے ایک مرید خاص ماسٹر خدا مرحوم آپ کے لیے رسٹ واچ (کلائی پر باندھے والی گھڑی) تحفہ کے ط

Marfat.com

لے آئے پوچھا ''کس ملک کی بنی ہوئی ہے؟'' گھڑی سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی تھی۔ سٹر صاحب نے سادگی سے کہا'' انگریزوں کے ملک کی'' آپ نے فرمایا'' بھائی یہ خود ہی پہن لو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے'' (4) انگریزی تہذیب سے اجتناب کی وجہ ہی تھی کہ آپ نے زندگی بھر انگریزی طریقہ علاج (ایلوپیتھی) پسند نہیں کیا ور شاید ہی آپ نے کبھی کوئی انگریزی دوا استعمال کی یا کروائی ہو۔ آپ فرمایا کرتے تھے'' اگر نعوذ باللہ اسلامی طب میں شفا نہیں تو پھر مسلمانوں کو شفا اور کس چیز سے حاصل ہوگی۔(5)

اسی سوچ کا نتیجہ تھا کہ آپ الیکشن میں حصہ لینے کے سخت خلاف تھے کہ یہ انگریز کے بنائے ہوئے قانونی ڈھانچہ کا ایک عمل ہے آپ کہا کرتے تھے کہ اس میں انسانوں کو صرف گنا جاتا ہے لیکن ان کی خوبیاں نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔

میاں نیک محمد صاحبؒ جس سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے وہ قادری سلسلہ کی ایک شاخ قادریہ نوشاہیہ ہے جس کے پیش رو حضرت نوشہ گنج بخشؒ ہیں یہ وہی ذات بالا صفات ہیں جنکے ارشاد کردہ '' مواعظ نوشہ'' پنجابی نثر کی ابتدائی صورت ہیں یہ وعظ پہلے چار کی تعداد میں حضرت قبلہ شرافت نوشاہیؒ کی کاوش سے منظر عام پر آئے۔ جبکہ مایہ ناز محقق جناب پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد صاحب صدر نشین شعبہ پنجابی جامعہ پنجاب لاہور نے دو مزید وعظ متعارف کروائے ان کی زبان اور لہجے کی مٹھاس قابل ذکر ہے ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

'' بابا! جے توں واٹ سچی سدھی سولی سوکھی سائیں والیاں دی
مَلیّں، تاں کدی نہ تھڑکیں تے کدی نہ تھڑیں ، پر ایہہ واٹ
سائیں والیاں نال ملیاں ، سچے ساتھ رلیاں سچیاں گلاں سنیاں ،
سچیاں دے آکھے لگ ٹریاں چلیاں لبھدی اے۔'' (6)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی تعلیمات '' عقیدہ توحید'' پر

Marfat.com

مبنی ہیں اس میں انسانوں کو اللہ رب العالمین سے گہرا واسطہ اور محبت پیدا کرنے کی تلقین کیجاتی ہے شرک و بُطلان کے تمام راستوں سے مجتنب رہنے کی تبلیغ کی جاتی ہے سلسلہ نوشاہیہ میں محافل سماع کا اہتمام ہوتا ہے لیکن میرا یہ ذاتی خیال ہے کہ میاں نیک محمد صاحبؒ نے اس عمل کو صرف سلسلہ کی ایک روایت کے طور پر ہی نبھایا ہے انہوں نے کبھی اسے لازمی درجہ قرار نہیں دیا۔

قرآن مجید فرقان حمید سے بہت زیادہ لگاؤ اور انس تھا۔ اکثر کام کاج میں مصروفیت کے دوران اور گلی بازار میں چلتے پھرتے آیات قرآنی یاد کرتے اور پڑھتے رہتے۔ کئی بار ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ نیند کی حالت میں برابر تلاوتِ آیات کر رہے ہوتے تھے۔

چنانچہ میاں نیک محمد صاحبؒ کی زندگی بھر کا ایک معمول تعلیم القرآن بھی ہے آپ بڑے سوز و درد کیساتھ تلاوت قرآن کیا کرتے، صحت لفظی، قرأت اور تجوید سے متاثر ہو کر شرقپور شہر کے بہت سے بچے بچیاں قرآن پاک پڑھنے کے لیے آنے لگے چنانچہ آپ کے شاگردوں میں بیسیوں کی تعداد میں لڑکے اور لڑکیاں شامل ہیں۔ جو اب پوتوں اور نواسوں کی صورت میں اس صدقہ جاریہ کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ رفتہ رفتہ آپ نے اپنے گھر کے اندر ایک مدرسہ قائم کر دیا جس میں تعلیم القرآن کے ساتھ ساتھ دیگر دینی علوم کی تدریس بھی ہونے لگی۔

میاں صاحبؒ کی وجہ شہرت جہاں روحانی سلسلہ سلوک و معرفت ہے وہاں ایک روشن حوالہ طبابت کا بھی ہے۔ ایسی نیک ہستی جو روح کے ساتھ ساتھ جسم کے روگ بھی مٹاتی ہو مرجع خلائق بن جاتی ہے چنانچہ ہزارہا انسانوں کی شفایابی میاں صاحبؒ کی زندگی کا قابل ذکر پہلو ہے۔ طب سے آپ کا لگاؤ اس طرح ہوا کہ 1920ء یا 1921ء میں سرزمین شرق پور پر طاعون کی موذی وبا پھیل گئی یہاں ایک بزرگ طبیب حکیم رانجھاؒ نامی موجود تھے جو اپنے وقت کے

Marfat.com

مانے ہوئے نباض اور معالج تھے وبا کے دنوں میں ان گنت مریض ان سے شفایاب ہوئے حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ حکمت ایک شریف پیشہ ہے جس کے ذریعے انسانوں کی زندگیوں کو بیماریوں کے پنجے سے بچایا جا سکتا ہے۔ یہ فن لطیف حاصل کرنا چاہیے۔ طبیعت میں دھیما پن ، خدا ترسی اور انسان دوستی پہلے سے موجود تھی چنانچہ حکیم رانجھاؒ کی مستقل شاگردی اختیار کر لی بڑی محنت اور جاں فشانی کے ساتھ علم طب ان سے پڑھا اور ان کے مطب میں ان کی نگرانی میں مریضوں کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر درجہ کمال کو پہنچے چنانچہ جن دنوں میں آپ کو دیکھا کرتا آپ مریضوں کے جمِ غفیر میں گھرے نظر آتے تھے ہر ایک کا مسئلہ سنتے تشخیص کرتے اور دوا دیتے۔ طبابت میں بھی آپ کے بلند پایہ نباض ، معالج اور دریا دل ہونے کی بے شمار مثالیں ہیں دو ایک کا ذکر لازمی ہے۔ میاں صاحبؒ اکثر نادار مریضوں کو اپنے پاس سے دوا دیتے اور فیس یا دوا کی قیمت وصول نہ کرتے۔ آپ نے ایک گھوڑی پال رکھی تھی زیادہ نازک مریضوں کو دور و نزدیک دیہات میں واقع ان کے گھروں میں دیکھنے تشریف لیجاتے اپنی زرعی زمین پر گائیں رکھ چھوڑی تھیں جن کا دودھ اور مکھن بھی مریضوں کو استعمال کرواتے موضع سامولانہ میں بابا گاہنا گڑ گج جو میاں نذیر گڑ گج کا والد تھا سخت بیمار ہوگیا اور چلنے سے لاچار ہوگیا۔ میاں صاحب اس کے گھر جا کر دوا دے کر آتے اسی طرح موضع ڈھانہ میں محمد بوٹا جو قوم کے موچی تھے بیمار ہوئے تو میاں صاحبؒ ہر روز ان کو دیکھنے اور دوا دینے جاتے آکھی پور کی بی بی فاطمہ جگر کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہوئی تو اس کا علاج بھی اس کے گھر میں کیا۔(7) انسانیت نوازی ، صلہ رحمی اور بے لوث مسیحائی کے نمونے اب دیکھنے کو کہاں ملتے ہیں۔

ملی و قومی ابتلا آزمائش کے مواقع پر میاں صاحب کبھی پیچھے نہ رہے۔

Marfat.com

بلکہ آگے بڑھ کر ایثار و قربانی کی روشن مثالیں قائم کیں 1948ء میں تقسیم ہند کے وقت خوں آشام فسادات نے فضا کو سوگوار کر دیا تھا۔ لاکھوں لوگ اپنے بستے گھروں کو چھوڑ کر بے یارو مددگار مہاجر ہو کر پاکستان میں چلے آئے تھے۔ بھارتیوں نے قتل وغارت اور لوٹ کھسوٹ کی شرمناک مثالیں قائم کیں وہاں اصحاب عزم و ہمت ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے بے آسرا لوگوں کو سر چھپانے کے لیے چھت اور گزر بسر کے لیے رقم فراہم کی میاں نیک محمد صاحبؒ بھی ایسے صاحبان عزیمت میں سے تھے۔ آپ نے مہاجرین کی آبادکاری کے لیے باقاعدہ ایک تنظیم '' انجمن امداد مہاجرین'' بنائی اور خود اسکی سرپرستی کی۔ مفلوک الحال مہاجرین کی مالی امداد کے لیے چندہ اکٹھا کیا آنے والے قافلوں کے لیے سامان خورد ونوش لے کر سڑک پر کھڑے ہو جاتے اور تقسیم کرتے جاتے۔ علاقہ کے اطبا جن میں جناب حکیم فضل الٰہی اور حکیم دین محمد اور حکیم ملک حسن علی قابلِ ذکر ہیں کو ساتھ ملا کر بیمار مہاجرین کا مفت علاج معالجہ اور دوائیں فراہم کرتے تھے۔ اس طرح بہت سے لوگ بروقت طبی سہولتوں سے موذی بیماریوں کے حملوں سے جانبر ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ 1955ء کے سیلاب نے اس علاقہ میں زبردست تباہی مچادی تھی۔ شرقپور شہر اور بیرونی آبادیوں کے اکثر لوگ بے خانماں ہو گئے۔ میاں صاحبؒ نے اپنے ایک مرید جو لاہور میں رہتے اور بلاک میکنگ کا کام کرتے تھے نہایت متمول اور اثر و رسوخ کے حامل تھے، کو شرقپور بلوا کر ساری صورتِ حال دکھائی چنانچہ انہوں نے لاہور کے مخیر حضرات کو آمادہ کر کے ایک خطیر رقم جمع کر لی میاں صاحب نے اپنی گرہ سے آدھی رقم شامل کر کے سیلاب زدگان میں تقسیم کی اور ان کی دوبارہ آبادکاری اور معمولات زندگی کو معمول پہ لانے میں مدد کی۔

حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کی طرح میاں نیک محمد صاحبؒ بھی سود سے شدید نفرت کرتے تھے وہ اسے مسلمان بھائی کا استحصال گردانتے تھے۔ اپنے

Marfat.com

ے سے اس فعل قبیح کے خلاف جہاد کرتے رہے ۔ ایک دفعہ ایک مرید
غ دین انصاری جو چراغ دین جمعدار مشہور تھے ایک ہندو ساہوکار سے
ی نجی ضرورت کے تحت کچھ رقم سود پر لینے پر مجبور ہو گئے۔ میاں صاحب
تو چراغ دین سے کہنے لگے" بھائی! تم مر جاتے ، رسوا ہو جاتے ، بھوک
ر لیتے ، لیکن سود کی یہ رقم حاصل نہ کرتے" جب انہوں نے آپ کی
نگی دیکھی تو رقم ساہوکار کو واپس کر دی اور حضرت میاں صاحبؒ نے
ت سے اُن کی ضرورت پوری کر دی۔

آپ زندگی بھر جن چیزوں کو سخت ناپسند کرتے ان میں ہر قسم کی منشیات
، چائے اور تمباکو سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے تھے۔ انگریزی دور
ں چائے سگریٹ وغیرہ ہر خاص و عام کا شغل بنتا جا رہا تھا۔ چنانچہ آپ
پر اپنے مریدوں کو ان سے بچنے کی تاکید کرتے تھے اور عموماً حضرت
رید خاص اور خلیفہ حضرت پچیارؒ کا ارشاد دہراتے تھے:

تمباکو نے کشد از ما فقیرے
ندارد موئے برسر جاں نصیرے

تمباکو کا استعمال ہمارے فقیروں میں سے کوئی نہ کرے اور سر پر آرائش
لمبے بال نہ رکھے)(8)

ی طرح میاں صاحب کمیٹی ڈالنے کو بھی مستحسن نہ سمجھتے اپنے متوسلین کو
بچنے کو کہتے آپ فرمایا کرتے یہ "طول امل" ہے اور طول امل کے شرمندہ
نے کا منتظر رہنا انسان کو بے حس و حرکت کر دیتا ہے۔ لمبی اُمیدیں
ے انسان عمل سے عاری ہو جاتا ہے" (9)

یاں صاحب کی طبیعت میں برداشت بہت زیادہ تھی۔ بہت زیادہ مشکل
لیف کا کبھی اظہار نہ کرتے ایک دفعہ اوکاڑہ میں کوئی محفل تھی میاں

Marfat.com

نصرت نوشاہی صاحب ہمراہ تھے جس جگہ پر دری بچھا کر آپ کو بٹھایا گ
سے اس کے نیچے اینٹ کا ایک ٹکڑا پڑا رہ گیا۔ آپ کے بیٹھنے کی دیر تھی لو
کی صورت میں اُس پر بیٹھ گئے۔ اتفاق سے آپ کا پاؤں اینٹ کے ٹکڑ
آ گیا جو مسلسل آپ کے پاؤں میں چبھتا رہا۔ یہ نشست تقریباً چار گھنٹے تک
رہی محفل برخاست ہوئی اور لوگ اٹھ کر چلے گئے تو صاحب خانہ نے کھ
دستر خوان چن دیا دفعتہً نظر میاں صاحب کے پاؤں پر پڑی تو دیکھا کہ
کے دباؤ کی وجہ سے پاؤں میں گڑھا سا نمودار ہوگیا ہے۔ پریشانی سے
''حضرت یہ کیا ہوا؟'' فرمانے لگے'' جس جگہ میں بیٹھا تھا وہاں نیچے اینٹ
روڑا تھا میرا پاؤں اس پر رہا چونکہ بہت سے لوگ دری پر بیٹھ چکے تھے
ان سب کو اپنے پاؤں کے لیے اٹھانے کی زحمت دینا گوارا نہ کی اور برابر
بیٹھا رہا یہ گڑھا اس اینٹ کے روڑے کی چبھن کی وجہ سے ہے''(10)

آج کل کے مشائخ اور عمائدین میں ایسی کسر نفسی دیکھنے کو نہیں ملتی
تعلّی زدہ مذہبی رہنماؤں کے لیے یہ بات قابلِ تقلید ہے جو راہ چلتے ہو
اور تہی دست افراد کو پہلے سلام کرنا کسرِ شان سمجھتے ہیں اور اسی انتظار میں
ہیں کہ کوئی آگے بڑھ کر پہلے انہیں سلام کرے اور ہاتھ چومے۔ شا
دوسرے ذلیل اور کم مرتبہ نظر آتے ہیں۔

آپ بہت سادہ لباس پہنے اس لیے اکثر لوگ پہلی نظر میں آ
مقام و مرتبہ سے ناآشنا رہتے اس طرح ایک واقعہ موضع خالق آباد علا
صاحب میں پیش آیا وہاں میاں صاحب کے ایک مسکین مرید حاجی محمد
رہتے تھے۔ آپ جب جاتے ان کے گھر قیام پذیر ہوتے حاجی رمضان
کے بالکل سامنے ایک نوجوان جٹ قوم کے مسمی علی محمد رہتے تھے۔
بیٹے محمد اسحٰق اب بھی موجود ہیں۔ ایک دفعہ میاں نیک محمد وہاں تشریف

Marfat.com

ں بچھا کر ذکر و فکر میں مشغول تھے۔ علی محمد سامنے سے گزرے تو حاجی محمد رمضان
استہزائیہ لب و لہجہ میں مخاطب ہوئے'' رمضان توں کیہ مسکین جیہے بندے دی
یلے سیوا کردار رہنا ایں'' حاجی محمد رمضان نے اسے اپنے مرشد کی شان میں
ناخی سے منع کیا اور ساتھ ہی یہ واقعہ میاں صاحب کے گوش گزار کر دیا آپ
نے لگے'' اچھا دیکھیں گے'' قدرت خدا کی ایک دفعہ علی محمد سامنے سے گزرے
یاں صاحب نے نظر ڈالی اس سے آنکھیں جو ملیں تو قدم رک گئے۔ خدمت
پیش ہو گئے آپ نے فرمایا'' چوہدری دور دور رہتے ہو فقیروں کے پاس بھی
کرو''۔ چنانچہ علی محمد پھر ایسے بیٹھے کہ آپ کے سچے درویشوں کی صف میں
ل ہو گئے۔ (۱۱)

دل سے تیری نگاہ جگر تک اتر گئی
دونوں کو اک ادا میں رضا مند کر گئی

میاں صاحب کے مزاج میں حد درجہ سادگی اور درویشی تھی۔ توازن و
ل کو ہمیشہ حرز جان بنائے رکھا اور افراط و تفریط سے حتی الوسع الگ رہے۔
عمل میں حد سے زیادہ بڑھتے اور نہ ہی اس میں بیجا کمی کرتے آپ کے مداح
رب ملک حسن علی جامعی صاحب مرحوم و مغفور جن کے آپ سرپرست رہے
اکثر کہا کرتے کہ'' میاں نیک محمد صاحبؒ کی لطیف طبیعت ایک میزان کی
ہے۔'' چنانچہ اسی مزاج کا بدیہی نتیجہ تھا کہ اگر معمولی سے گرم چیز استعمال کر
تو بیمار ہو جاتے یا اگر کوئی ٹھنڈی خاصیت کی چیز استعمال کر لیتے تو بھی
ن ناساز ہو جاتی آپ کی غذا بہت سادہ تھی عموماً نمکین چاول دودھ ڈال کر
فرماتے ناشتہ میں صرف ایک پیالی دودھ نوش فرماتے چٹخارہ دار چیزیں اور
غذائیں کبھی مرغوب نہ رہیں لباس کے معاملہ میں بھی نمود نمائش کو کبھی پسند نہ
بلکہ بہت سادہ لباس سفید کرتہ اور تہبند زیب تن فرماتے یہی وجہ تھی کہ یہ

Marfat.com

سادگی آپ کی بول چال میں بھی در آئی آپ کی باتیں سادہ لیکن پر اثر ہوتیں یعنی دل سے نکلتی تھیں اور براہ راست دلوں تک پہنچتی تھیں۔ طبیعت کی سادگی اور درویش منشی کے اظہار کے لیے ایک واقعہ ذکر کے قابل ہے ایک سال روحانی محفل منعقد کروائی تو دور نزدیک سے آنے والے مہمانوں کے لیے تناول ماحضر کا اہتمام کیا جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو منتظمین برتن وغیرہ اکٹھے کرنے میں لگ گئے کچھ احباب جن میں آپ کے فرزند محترم میاں نصرت نوشاہی، ایک مرید لال رفیع اور ظہور احمد صاحب وغیرہ شامل تھے اچانک اُس کمرے میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ میاں صاحب روٹی کے بچے ٹکڑے خالی شوربے کیساتھ تناول فر رہے ہیں۔ دیکھنے والوں نے حیرانی کا اظہار کیا تو کمال بے نیازی سے فرما

''نور محمد! مومن کے جوٹھ میں شفا ہوتی ہے''۔

آپ نے اپنے اوپر زکوٰۃ فرض نہیں ہونے دی۔ جو آتا راہِ خداوندی میں لٹا دیتے جو مسکینوں غریبوں کے کام آتا۔ خیرات اس طرح کرتے کہ کانوں کان کسی کو خبر نہ ہوتی۔ دنیا سے رُخصت ہوتے وقت ایک پیسہ بھی آپ کے ہاتھ میں نہ تھا۔ آپ اکثر فرماتے تھے بلکہ وفات سے دو روز پہلے میاں برکت علی (و میاں مقبول احمد سیکرٹری مرحوم) اور دیگر مریدوں کی موجودگی میں فرمایا:

خدا تعالیٰ کا شکر ہے میں اپنے سر پر دنیا کے ساز و سامان اور مال و دولت کا بوجھ لے کر اس جہان فانی سے نہیں جا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے دنیا کے مال و دولت کے لیے جواب دہ نہیں ہونا پڑے گا۔

اللہ کا احسان ہے کہ اُس ذاتِ مطلق کی توفیق سے دنیا میں میرا اچھا وقت گزر گیا۔

میاں نیک محمد صاحب نے اپنی ہمدرد، پارسا اور انسانیت نواز شخص

Marfat.com

جسکے لیے امیر وغریب اور نیک و بد سب ایک جیسے تھے اور ایک جیسے سلوک ومحبت کے سزاوار تھے، کی بناپر ایک طویل عرصہ تک ایک عالم کو روحانی و جسمانی لحاظ سے فیض یاب کیا۔ فقیری میں رہ کر سلطانی کرنے کے اطوار سکھائے تند خو اور تیز مزاجوں کو تحمل، بردباری، ٹھہراؤ اور دھیمے پن کا سلیقہ بتایا اور رشد و ہدایت کا چراغ سے چراغ روشن ہوتا رہا حتی کہ وہ گھڑی آ گئی جس سے کسی ذی روح کو مفر نہیں۔ مورخہ 19 اپریل 1972ء بمطابق 4۔ ربیع الاول بوقت تہجد جب چند لمحوں بعد موذن کی روح پرور آواز نے فضائے محیط و بسیط کے سکوت میں ارتعاش پیدا کرنا تھا۔ آپ کی روح سعید قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

ع رُوحِ جانِ عاشقاں در مسکنِ جاناں رسید

انا للہ وانا الیہ راجعونo

اہل خانہ اور مقربین کے بقول باوجود یکہ کافی دنوں سے غذا کا سلسلہ موقوف ہو چکا تھا حتی کہ دودھ کا ایک گھونٹ بھی حلق سے اترنا مشکل تھا اور صرف قوتِ روحانی کی بنا پر رشتہ روح و جسد قائم تھا آپ آخری لمحہ تک پوری طرح ہوش وحواس میں رہے اور زبان پر کلمہ طیبہ کا متواتر ورد رہا۔

دورہا باید کہ تا صاحب دلے پیدا شود
با یزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

O

Marfat.com

مآخذ

۱۔ روایت میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب فرزند حقیقی میاں نیک محمد صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

2۔ ایضاً

3۔ ایضاً

4۔ بحوالہ قلمی بیاض بخط میاں نیک محمد صاحب مخزونہ میاں نور محمد صاحب فرزند حقیقی

5۔ روایت میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب

6۔ روایت حاجی محمد رفیق بولا خادم خاص میاں نیک محمد صاحب ساکن ادارہ نہج ل شرقپور شریف

7۔ روایت میاں محمد مغیث نوشہ نوشاہی فرزند ارجمند میاں نور محمد نصرت نوشاہی شریف

8۔ حضرت شرافت نوشاہیؒ، اذکار نوشاہیہ، ساہن پال، ۱۹۶۴ء

9۔ روایت میاں نور محمد نصرت نوشاہی صاحب

10۔ ایضاً

11۔ ایضاً

12۔ ایضاً

13۔ روایت رحمت علی فرزند حاجی محمد رمضان مرحوم مرید میاں صاحبؒ ساکن خالق آ نواب صاحب

14۔ بمطابق رجسٹر اموات بلدیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

شفاء الملت حضرت

نوشاہی

میاں نیک محمد قادریؒ

(حالات وآثار)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد

ناشر

مقصود پبلشرز

پہلی منزل سرور مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور